www.Paksociety.com

ابھی امید باقی ہے

نفیسہ سعید

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

ابھی امید باقی ہے

نفیسہ سعید

''تم نے اپنے کاغذات جمع کروا دیے؟'' روحیل نے اس کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھتے ہی دریافت کیا، دوپہر کے اس وقت عام طور پر اس کے سیکشن میں کام کم ہو جاتا تھا اس لیے وہ اکثر و بیشتر ارحم کے پاس آ کر بیٹھ جایا کرتا۔

''نہیں......؟'' ارحم مختصر سا جواب دے کر اپنے سامنے رکھے کمپیوٹر پر مصروف ہو چکا تھا۔

''کیوں......؟''

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
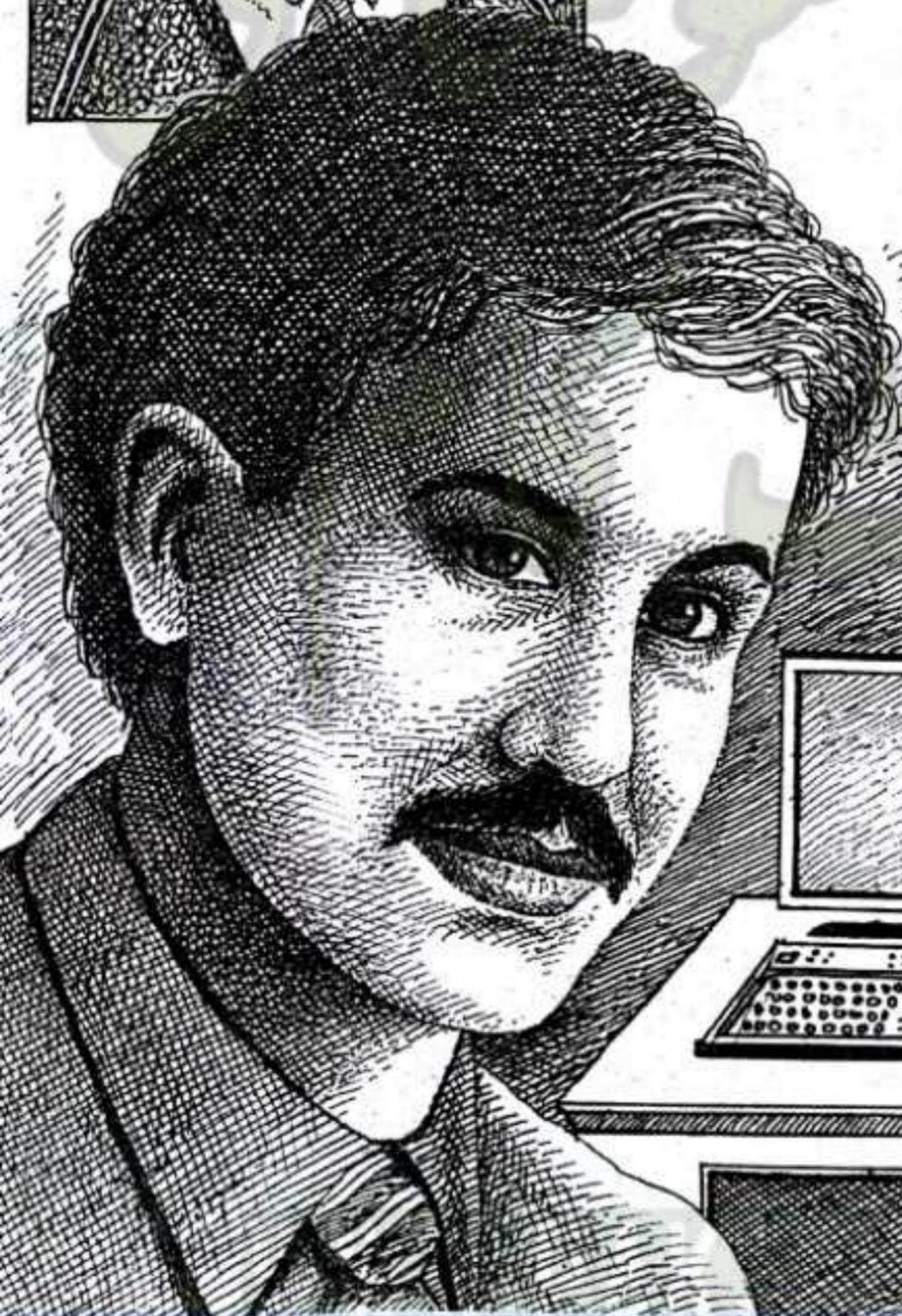
ارحم کے جواب نے روحیل کو شدید ترین حیرت سے دوچار کیا......

''بس کیا بتاؤں تمہیں تو علم ہے میرے گھر کے مسائل کا......''

''کیا مطلب......؟ تم اپنے گھر کے چھوٹے، چھوٹے مسائل کی خاطر اتنا اچھا چانس مس کردو گے حیرت ہے بھئی...... میں تمہیں اتنا بے وقوف نہیں سمجھتا تھا۔ ایسا موقع تو زندگی میں ایک ہی بار ملتا ہے۔اس سے فائدہ اٹھانا بھی عقلمندی ہے۔''

''چھوٹے ، چھوٹے مسائل......'' ارحم نے کمپیوٹر سے اپنی توجہ ہٹا کر حیرت سے روحیل کی طرف دیکھا۔ ''تمہیں میرے مسائل کا انبار.... چھوٹا لگتا ہے؟ حیرت ہے جبکہ تم اچھی طرح جانتے ہو میرے بڑے دونوں بھائیوں کو جنہیں شادی کے بعد گھر اور گھر کے مسائل سے کوئی دلچسپی نہیں رہی......میری والدہ دل کے عارضے کا شکار ہیں جبکہ والد کو سانس کی تکلیف ہے، بوڑھی دادی بھی ہمارے ساتھ ہی رہائش پزیر ہیں، چھوٹی بہن کو کالج چھوڑنے کی ذمے داری بھی میری ہے، والد اور والدہ کو باقاعدگی سے چیک اپ کے لیے اسپتال لے کر جانا بھی میری ذمے داری ہے۔اب بتاؤ تم خود بتاؤ ایسے میں، میں کس طرح ان سب کو چھوڑ کر دبئی جاسکتا ہوں......نہیں دوست کم از کم میں اتنا خود غرض نہیں ہوسکتا کہ چار پیسوں کی خاطر اپنے گھر اور گھر والوں کو بے یارومددگار چھوڑ دوں جبکہ میرے پیچھے انہیں کوئی دیکھنے والا بھی نہیں ہو۔''

''سوچ لو......ایسا موقع بار، بار نہیں ملتا کہاں یہاں ملنے والے پندرہ سولہ ہزار اور کہاں وہاں ملنے والی پچاس ساٹھ ہزار کی تنخواہ اور مفت کی سیاحت......اور عیاشی الگ......''

ارحم کوئی بھی جواب دیے بنا دوبارہ کمپیوٹر پر مصروف ہو چکا تھا۔

''دیکھو ارحم برا مت ماننا گھر اور گھر والے صرف تمہارے تو نہیں ہیں ناں......اب تم پچھلے پانچ سالوں سے مسلسل اپنی ذمے داریاں نبھا رہے ہو جبکہ تمہارے دونوں بھائی اتنی اچھی پوسٹ پر فائز ہونے کے باوجود اپنی ذمے داریوں سے مکمل طور پر چشم پوشی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ ہر ماہ کے شروع میں اپنے ماں، باپ کو دو چار ہزار دے کر سمجھو وہ ایک احسانِ عظیم کر رہے ہیں جبکہ دیگر تمام امور تمہاری ذمے داری ہیں ، یاد رکھو آج اگر تم اپنے گھر والوں کی خاطر اتنا اچھا موقع گنوا دو گے تو یقین جانو کل کو ضرور پچھتاؤ گے کل جب تمہاری شادی ہوگی ، بیوی، بچے ہوں گے تو سوچو وہ بھی ایسی ہی کم مائیگی کی زندگی گزاریں گے جو تم گزار رہے ہو، میری مانو تو یار سب کی چھوڑو صرف اپنی سوچو اپنے بھائیوں کی طرح ...... یاد رکھو اس دور میں وہی کامیاب ہے جو صرف اپنا سوچتا ہے، دوسروں کا سوچنے والے بھی کامیابی سے ہم کنار نہیں ہوتے۔''

''دوسرے کون......؟ ہمارے ماں، باپ ہمارے لیے دوسرے نہیں ہوتے۔'' ارحم، روحیل کی باتوں پر دل ہی دل میں غور کر کے بظاہر سرسری سے انداز میں بولا۔

''ٹھیک ہے ماں، باپ دوسرے نہیں ہوتے لیکن یہ بھی تو سوچو کہ وہ صرف تمہارے ماں، باپ تو نہیں ہیں ناں بلکہ سہیل اور دانیال کے بھی تو ماں، باپ ہیں ۔انہیں بھی تو اپنی ذمے داری کا احساس دلاؤ، آج تو وہ سب کچھ تمہارے کندھوں پر ڈال کر خاموش تماشائی بنے کھڑے ہیں لیکن یاد رکھنا کل آنے والے وقت میں وہ مکان جہاں تم رہائش پزیر ہو اس میں اپنا حصہ مانگنے ضرور کھڑے ہوں گے پھر سوچو تم انہیں کہاں سے حصے کی ادائیگی کرو گے۔آخر میں نقصان تمہارا ہی ہوگا باقی تم خود سمجھدار ہو۔''
روحیل بڑے تلخ حقائق بتا رہا تھا اور اسی لمحے ارحم کو

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

احساس ہوا کہ حقیقت میں ماں، باپ کی محبت اور احساسِ ذمے داری کے زیرِ اثر وہ اپنا بہترین مستقبل داؤ پر لگا رہا ہے۔

"ویسے بھی دوست اس ملک میں رکھا ہی کیا ہے سوائے کرپشن، بے روزگاری اور ناگہانی موت کے، گھر سے نکلو تو امید نہیں ہوتی کہ صحیح سلامت لوٹ کر واپس بھی جائیں گے کہ نہیں ہر طرف لوٹ مار کا سا سماں ہے حکمران سے لے کر عوام تک صرف وہ ہی شخص اچھا ہے جسے موقع نہیں ملا۔ کیا فائدہ ایسے ملک میں رہنے کا جہاں زندگی سستی اور روٹی مہنگی ہو......"

وہ آج کل کے بیشتر نوجوانوں کی طرح اپنے خیالات پیش کر رہا تھا۔ روحیل کی اس بات نے ارحم کو اپنے فیصلے پر نظرِ ثانی کرنے پر مجبور کر دیا۔

"ٹھیک ہے انشاء اللہ تعالیٰ کل کاغذات جمع کروادوں گا۔" بالآخر وہ ہار گیا۔ سامنے نظر آنے والے بہترین مستقبل نے اسے رشتوں سے نظریں چرانے پر مجبور کر دیا......

"گڈ......! کل یاد سے لے آنا میرا خیال ہے دو دن بعد آخری تاریخ ہے ایسا نہ ہو کہ تم سلیکٹ ہونے سے رہ جاؤ۔" روحیل اسے ہدایت دیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ جبکہ ارحم اسے دور تک پُرتشکر نگاہوں سے دیکھتا رہا۔ یہ روحیل ہی تھا جس کی وقتاً فوقتاً دی جانے والی بریفنگ کے سبب ارحم اپنے بارے میں بھی کچھ سوچنے لگا تھا ورنہ سچ تو یہ تھا کہ دونوں بڑے بھائیوں کی بے رخی اور کج خلقی کے سبب شروع سے ہی اس کی سوچ کا مرکز صرف اور صرف اس کا گھر اور گھر والے ہی رہے تھے۔ اپنی ذات کی اہمیت اس کے نزدیک کبھی نہیں رہی تھی۔

☆☆☆

ارحم ایک کوریئر کمپنی میں ملازم تھا سادہ سا بی کام اور کمپیوٹر میں کیے جانے والے ایک دو ڈپلومہ کورسز کے باعث اس کی تنخواہ کوئی ایسی قابلِ ذکر نہ تھی۔ بس کھینچ تان کر گزارہ کرنے والی بات تھی جبکہ اس کے دونوں بھائی اچھے وقتوں میں مل جانے والی اعلیٰ سرکاری ملازمت کے سبب شہر کے پوش علاقوں میں رہتے تھے۔ اور وہ خود اپنے ماں، باپ، دادی اور چھوٹی بہن کے ساتھ اپنے پرانے محلے کے آبائی گھر میں ہی رہائش پزیر تھا۔ مکان کا اوپری پورشن کرایہ پر دیا ہوا تھا اس کے علاوہ ابا کی پنشن بھی آتی تھی اور یہ سب مل ملا کر کم از کم اتنا ضرور ہو جاتا تھا کہ مہنگائی کے اس دور میں جب عام آدمی کو دو وقت کی روٹی میسر آنا مشکل ہوتا جا رہا ہے اس کے خاندان کی مناسب گزر بسر ہو ہی جاتی تھی ایسے ہی رینگ، رینگ کر گزرنے والے بے کیف دنوں میں اچانک ہی کوریئر کمپنی نے اپنی ایک برانچ دبئی میں کھولنے کا فیصلہ کیا جس کے لیے اچھے مستقبل کی خواہش رکھنے والے ہر نوجوان نے اپنا نام دے دیا اور ارحم ان بیس خوش نصیب لوگوں میں شامل تھا جنہیں ابتدائی طور پر کمپنی کی جانب سے برانچ سنبھالنے کا کام سونپا گیا اور یہ سب روحیل ہی کی، کی جانے والی کوششوں کا نتیجہ تھا ورنہ وہ تو اپنے گھر والوں کو اکیلا چھوڑ کر جانے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اور اب جب سب کام ہو گیا تھا تو ارحم کو دبئی جانا صرف اسی لیے مشکل نظر آنے لگا کہ اس کے پیچھے گھر والے بالکل تنہا رہ جاتے۔

وہ ایک حساس دل رکھنے والا نوجوان تھا جو اپنے گھر کے مسائل سے بخوبی آگاہ ہونے کے سبب اپنے بوڑھے ماں، باپ، ضعیف دادی اور چھوٹی بہن کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے بوڑھے اور بیمار والدین اپنے بڑے دونوں بیٹوں کی طرف سے عدم توجہی کا شکار ہونے کے سبب اس کی جدائی برداشت نہیں کر سکیں گے لیکن روحیل کی مسلسل کی جانے والی برین واشنگ نے ارحم کو بھی سوچنے پر مجبور کر دیا کہ اگر وہ دو، چار سال دبئی میں گزار کر اپنے کل کے لیے کچھ پس انداز کر لے گا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

تو کیا برا ہے اور گھر کی جو ذمے داری پچھلے پانچ سالوں سے وہ بخوبی نبھا رہا ہے۔ اب اگلے پانچ سالوں تک دونوں بڑے بھائیوں کو نبھانی چاہیے تاکہ انہیں بھی احساس ہو کہ وہ بھی اسی گھر کے بیٹے ہیں بس اسی سوچ نے ارحم کے دل کو کسی حد تک مطمئن کر دیا۔ دوسرے لفظوں میں اپنے ہونے کے احساس نے اسے تھوڑا سا خود غرض کر دیا تھا۔

☆☆☆

اور پھر اسی شام گھر واپس جاتے ہوئے پیش آنے والے حادثے نے ارحم کے ارادوں پر تصدیق کی مہر ثبت کر دی۔ وہ دن بھی عام دنوں جیسا ایک عام دن تھا وہ معمول کے مطابق اپنا کام ختم کر کے آفس سے گھر جانے کے لیے نکلا ہی تھا کہ جانے کیا ہوا اچانک ہی اندھا دھند فائرنگ شروع ہو گئی جس کے نتیجے میں دھڑا دھڑ دکانیں اور کاروباری مراکز بند ہونے لگے اور چند ہی لمحوں میں روشنیوں کے شہر کراچی پر اندھیرے کا راج چھا گیا اس صورتِ حال نے ارحم کو کسی قدر پریشان کر دیا وہ اپنے سے زیادہ ان خواتین اور لڑکیوں کو دیکھ کر پریشان ہوا جو اچانک پیش آنے والے ان حالات کے سبب سڑک پر عجیب بے بسی کی تصویر بنی کھڑی تھیں کیونکہ ٹرانسپورٹ کی کمی کے باعث آنے والی ہر بس پر... بلا مبالغہ مرد حضرات کا قبضہ تھا لہٰذا ان عورتوں اور بچیوں کا کوئی پرسانِ حال نہ تھا ان میں سے اکثر بچیوں کا تعلق ایک قریبی کوچنگ سینٹر سے تھا ان حالات کی وجہ چاہے کچھ بھی ہو لیکن اس طرح اچانک پیش آنے والے واقعات کا اثر ایک عام شہری پر کیا پڑتا ہے اس کا اندازہ آج ارحم کو بخوبی ہو چکا تھا۔ اسے روڈ پر کھڑی ہر لڑکی میں اپنی بہن فرح کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔ شہر کی اس غیر یقینی صورتِ حال نے ارحم کی طبیعت کو خاصا مکدر کر دیا...... اس کا اپنا گھر بھی ایک ایسے ہی علاقے میں تھا۔ جہاں حالات کی خرابی کا اثر سب سے پہلے ہوتا تھا لہٰذا ان مخدوش حالات میں اس کا اپنے علاقے میں جانا بھی ایک مشکل امر تھا اسی لیے اس نے فون کے ذریعے گھر والوں کو اطلاع دی اور خود اپنے بڑے بھائی دانیال کے گھر کی جانب چل دیا۔ جہاں عام حالات میں وہ کبھی سالوں بھی نہیں جایا کرتا تھا اور پھر اگلے دو دن تک شہر کی مفلوج زندگی کے باعث اسے دانیال بھائی کے گھر ہی رکنا پڑا اور ان دو دنوں نے اس کے فیصلے کی راہ ہموار کر دی تھی۔

☆☆☆

رات کا جانے کون سا پہر تھا جب اس کا دروازہ کسی نے زور زور سے بجایا۔

''ارحم......ارحم بیٹا......'' آواز یقیناً امی کی تھی وہ ایک دم گھبرا اٹھا اور جلدی سے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔

''کیا ہوا امی خیریت ہے؟''

''نہیں بیٹا، خیریت نہیں ہے جلدی آؤ تمہارے ابو پر بڑا شدید دمے کا اٹیک ہوا ہے ان کی سانس بھی بحال نہیں ہو رہی۔''

امی کی بات پوری ہونے سے قبل ہی وہ تیزی سے بھاگ کر ابو کے کمرے کی جانب بڑھ چکا تھا جہاں ابا چارپائی پر اوندھے پڑے تیز تیز سانس لے رہے تھے۔ فرح ان کی کمر سہلا رہی تھی جبکہ قریب ہی دادی ان کا ہاتھ تھامے کھڑی رو رہی تھیں گھر میں تو سوائے موٹر سائیکل کے کوئی دوسری سواری بھی نہیں تھی اور رات کے اس پہر ان ناگفتہ بہ حالات میں کم از کم ان کے علاقے میں سواری کا ملنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن امر تھا وہ باہر کی سمت بھاگا اور بنا سوچے سمجھے ساتھ والے گھر کی بیل پر جو ہاتھ رکھا تو بجاتا ہی چلا گیا اور چند لمحوں میں پڑوس میں موجود خان صاحب اور سامنے گھر سے عباسی صاحب کے دو عدد صاحبزادے اس کی مدد کے لیے آن موجود

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

ہوئے۔ ابا کو جلد ہی خان صاحب کی گاڑی میں ڈالا گیا اور فوری طور پر قریب ترین اسپتال کی ایمرجنسی میں منتقل کر دیا گیا جہاں دی جانے والی بروقت طبی امداد نے ابا کو موت کے بھیانک شکنجے سے واپس کھینچ لیا۔ اس مشکل کی گھڑی میں ارحم کے پڑوسیوں نے جس طرح اس کا ساتھ دیا یقیناً قابلِ تحسین تھا۔ ان میں سے ہر شخص مختلف زبان اور علاقے سے تعلق رکھنے کے باوجود ارحم کے کندھے سے کندھا جوڑے کھڑا اسے احساسِ قوت اور تعاون بخش رہا تھا۔ ان کی مدد اور ساتھ نے ارحم کے دل پر چھائی پچھلے کئی دنوں کی کدورت کو ایک ہی رات میں دھو ڈالا۔ اسے یقین آ گیا کہ دلوں کی محبت ابھی ماند نہیں پڑی، اب بھی ہم ایک ہی ہیں اب بھی امید باقی ہے آنے والے کل اور ایک نئے روشن دن کی امید کے ساتھ اس کا دل سرشار ہوا تھا۔ اس کے پڑوسیوں کی محبت اور تعاون نے اپنے سگے بھائیوں کی بے رخی اور.... بے حسی کے اثر کو بھی زائل کر دیا تھا۔ جن کی گاڑی تھی ان کا تعلق پشاور سے تھا عباسی صاحب اردو بولنے والے مہاجر تھے پڑوسیوں کا تعلق گو کہ مختلف جگہوں سے تھا لیکن آج یہاں اس اسپتال میں وہ سب ایک تھے۔ ایک دوسرے کی تکلیف پر تڑپنے والے ہم وطن اور ہم مذہب لوگ جو پہلے مسلمان اور پھر پاکستانی تھے۔ ابا دو دن اسپتال میں رہے تمام لوگوں کی مدد اور حسنِ سلوک سے انہیں کسی بھی پریشانی کا احساس نہ ہوا۔ رات کو اسپتال میں وہ رکتا جبکہ دن میں عباسی صاحب اپنی گاڑی میں امی اور فرح کو اسپتال لاتے اور وہ خود آفس جاتا۔ دانیال اور سہیل بھائی دونوں نے مل کر اسپتال کا بل ضرور ادا کیا تھا مگر دیگر ذمے داریاں ارحم نے بھی پوری کیں۔ جس میں یقیناً اس کا ساتھ اس کے پڑوسیوں نے دیا تھا ان دو دنوں میں اسے یہ احساس بار، بار ہوا کہ اگر رات کے اس پل وہ گھر میں نہ ہوتا تو اکیلی امی،

اسی جھیل کا کنارہ

دل کی دھڑکن ہوئی ہے تیز ابھی
تم نے شاید ہمیں پکارا ہو
جیسے جھونکا کوئی ہوا کا ہو
زلف آنچل کسی کا لہرایا
ایسی مدہوش تھی فضا ایک دن
کھوئے، کھوئے سے تھے ہم اور تم
چاند بھی چھپ گیا تھا بدلی میں
میرے کانوں میں سرگوشیاں مدھم سی
وہ شفق رنگ روپ چہرہ تھا
گیلے بالوں میں شبنمی قطرے
تیری زلفوں کے سائے، سائے میں
وقت اِک بار یونہی تھم جائے
ہم ہوں تم ہو وہی نظارہ ہو
ہاں اسی جھیل کا کنارہ ہو

فریدہ افتخار، اسلام آباد

WWW.PAKSOCIETY.COM
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

دادی اور فرح کیا کرتیں؟ کس طرح ابا کو سنبھالتیں؟ دانیال بھائی اور سہیل کے آنے تک کیا ہو جاتا، یہ سوچ، سوچ کر اسے دن میں کئی بار جھرجھری آئی اور وہ شکر ادا کرتا، اپنے بیمار باپ کو لاچار چھوڑ کر وہ پیسہ کمانے دبئی نہیں چلا گیا تھا ورنہ ساری زندگی کا دکھ اور پچھتاوا اسے جینے نہیں دیتا، یقیناً دولت اور پیسہ رشتوں سے بڑھ کر اہم نہیں ہوتے، وہ بھی اس صورت میں جب ہم میں احساس باقی ہو۔

''تو تمہارا فیصلہ اٹل ہے......'' روحیل اس کے سامنے کھڑا پوچھ رہا تھا۔

''ہاں......'' ارحم کے ہاتھ مسلسل کی بورڈ پر مصروف تھے اور اس کے لہجے کا اطمینان قابلِ دید تھا۔ ''کیونکہ میرے گھر کو میری ضرورت زیادہ ہے۔'' اس نے میرے گھر پر زور دیتے ہوئے کہا۔

''پھر وہ ہی گھر......'' روحیل بیزار سا ہو گیا۔

''ہاں دوست...... پھر وہ ہی گھر اور صرف گھر کیونکہ یہ گھر ہی ہے جو ہمیں تحفظ دیتا ہے، رشتے دیتا ہے، پیار محبت، ملن، جدائی، خوشی، غم سب زندگی کے خوب صورت رنگ ہیں اور یہ رنگ وہاں ہی نظر آتے ہیں جہاں گھر ہوتے ہیں ذرا دیر کو سوچو کہ بے گھر آدمی کی بھی کوئی زندگی ہوتی ہے۔''

اس کے ہاتھ رک چکے تھے اور وہ دور خلا میں جانے کیا ڈھونڈ رہا تھا۔ ''بے گھر اور بے وطن آدمی کی مثال دھوبی کے اس کتے جیسی ہوتی ہے جو نہ گھر کا رہتا ہے اور نہ گھاٹ کا اپنے گھر کی اہمیت اور اپنائیت کا احساس تو مجھے دانیال بھائی کے گھر گزارے جانے والے دو دنوں میں ہی ہو گیا تھا۔ یقین جانو میرے گھر میں مجھے مکمل شخصی آزادی حاصل ہے، میرے لیے اپنے گھر کے دسترخوان پر بیٹھ کر کھائی جانے والی دال روٹی دانیال بھائی کے گھر کی لمبی چوڑی ٹیبل پر چھری کانٹے کی مدد سے کھائے جانے والے مرغ مسلم سے کہیں زیادہ بہتر ہوتی ہے کیونکہ اس سے میری عزتِ نفس مجروح نہیں ہوتی اور یار کہاں اپنے گھر صبح سویرے نماز کے فوراً بعد اماں کے ہاتھ کے تڑتڑاتے پراٹھے......''

ذائقہ جیسے ارحم نے اپنے منہ میں محسوس کیا......

''اور کہاں دانیال بھائی کے گھر دوپہر گیارہ بجے ملنے والا پھیکا سیٹھا ناشتا...... یقین جانو اس گھر میں گزارے جانے والے ان دو دنوں میں، میں نے سانس بھی سوچ سمجھ کر لی کہ جانے کہیں میری سانس کی آواز بھی بھابی کی نازک سماعتوں پر گراں نہ گزرے اور ایسے میں ہی مجھے شدت سے احساس ہوا کہ اگر میرے لیے کسی دوسرے کے گھر دو دن گزارنا اس قدر مشکل ہیں تو میں کسی دوسرے وطن میں دو سال کیسے گزار پاؤں گا۔ نہیں بھئی معذرت کے ساتھ مجھ میں وہ خوبیاں نہیں ہیں جو کسی غیر وطن میں میرے کام آسکیں اسی لیے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ مجھے یہیں اپنے وطن میں ہی رہ کر محنت کرنی ہے اپنے لیے، اپنے گھر کے لیے اور اپنے وطن کے لیے کیونکہ ان سب کو میری ضرورت ہے اور مجھے پوری امید ہے کہ میرا اللہ جلد ہی مجھے میری محنت کا صلہ دے گا کیونکہ وہ کسی کو مایوس نہیں کرتا وہ واحد ذات ہے جو خود سے منسلک کی جانے والی امیدوں کو کبھی ختم نہیں ہونے دیتی۔'' بولتے، بولتے اس کی آواز رندھ سی گئی اور جانے کیوں اس کی آنکھوں میں نمی آگئی لیکن اس کے چہرے پر چھایا ہوا عزم اور لبوں پر مچلتی پُرسکون مسکراہٹ اس بات کے غماز تھے کہ ابھی امید باقی ہے، آنے والے اچھے وقت کی ایک اچھی صبح کی، ایک روشن اور جگمگاتی شام کی اور ایک خوب صورت زندگی کی اور جب تک یہ امید باقی ہے کوئی انسان کبھی وقتی مسائل اور حالات سے ہار نہیں سکتا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY